REGD No. P-67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۳ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۲۰ مارچ بوقت ۸ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ

کل دن بھر تو حضور کی طبیعت اچھی رہی لیکن شام کے وقت کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احبابِ جماعت حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفا بخشے۔ آمین۔

قادیان ۲۳ مارچ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب مع رفقاء بخیریت یادگیر پہنچ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور خیریت کے ساتھ دارالامان واپس لائے۔ آمین۔

قادیان میں یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تقریب پر جلسہ

قادیان دارالامان ۲۳ مارچ آج یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تقریب کے سلسلہ میں زیر انتظام لوکل انجمن احمدیہ قادیان مسجد اقصیٰ میں ایک پُر وقار جلسہ منعقد ہوا جلسہ کی کارروائی زیر صدارت مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان ساڑھے دس بجے تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرم محمد سعید صاحب نے فرمائی اس کے بعد مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے نظم پڑھی اور پھر مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے نے

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پیشگوئیاں اور ان کے مطابق آپؑ کی آمد"

کے موضوع پر تقریر شروع کرتے ہوئے کہا کہ ابتدائے آفرینش سے یہ الٰہی سنت چلی آئی ہے کہ جب بھی دنیا میں ظلمت اور بے دینی کا دور دورہ ہوتا ہے تو اس کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی روحانی مصلح کو مبعوث کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی سنت کے مطابق موجودہ زمانہ کی بے دینی اور ظلمت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بیان کیا کہ جہاں موجودہ زمانہ کی بے دینی کا ذکر مختلف مذاہب کی کتب میں چلا آتا ہے وہاں اس کی اصلاح کے لئے مبعوث ہونے والی ہستی کا ذکر بھی ساتھ ہی موجود ہے۔ چنانچہ اسی ضمن میں مقرر نے ہندو دھرم کی کتب شریمد بھاگوت گیتا، بید، ویدوں اور عیسائیوں کی کتب عہد نامہ قدیم و عہد نامہ جدید اور اسی طرح سکھ مذہب کی کتب کے حوالجات پیش کرتے ہوئے آخر میں قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں اس امر کو تفصیل سے بیان کیا کہ یہ تمام علامات پوری ہو چکی ہیں۔ اور آنے والا ٹھیک وقت پر آ چکا جس کے ہاتھوں دُنیا کی روحانی اصلاح کا بیج بو دیا گیا ہے!!

دوسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے

"حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت میں آپ کے نشانات و معجزات"

کے موضوع پر کی جس میں آپ نے بتایا کہ جب کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے کوئی مامور اور مصلح آتا ہے تو دنیا اس کی مخالفت کے لئے کھڑی ہو جاتی ہے۔ مخالفین کی طرف سے اسی قسم کا سلوک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا۔ آپ کے دعویٰ کے بعد جماعت احمدیہ کے خلاف بہت سی تحریکیں اُٹھیں جن میں سے مدّ تحریک جماعت اسلامی اور غیر مبائعین کا مقرر نے خصوصیت سے ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم کے بیان کردہ اصول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق ان مخالفین کی ناکامی کا تفصیل سے ذکر کیا۔

اس کے بعد مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے نظم پڑھی اور پھر تیسری تقریر اللہ رکھا صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے

"حضرت مسیح موعودؑ کا علم کلام اور اس کا موجودہ زمانہ پر اثر"

کے موضوع پر تقریر کی۔ تقریر شروع کرتے ہوئے آپ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود کی ایک علامت یہ بیان فرمائی تھی کہ وہ مال کثرت سے تقسیم کرے گا۔ اموال سے روحانی خزائن مراد لیتے ہوئے مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے بیان کیا کس طرح حضرت اقدس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی ہستی۔ وحی و الہام۔ ملائکہ وغیرہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ اسلام پر حملوں کی رد میں متعدد تصانیف فرمائیں۔ قرآن مجید کے متعلق ناسخ منسوخ وغیرہ جیسے مسائل اور حیاتِ مسیح کے متعلق غلط عقائد کی ایسے پُر زور دلائل سے تصحیح فرمائی کہ اب مخالفین بھی آپ کے بیان فرمودہ مسائل کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اوقات یہ لوگ حضور کی تحریریں بجائے اپنے نام سے شائع کر دیتے ہیں۔ اس ضمن میں مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف کشتی نوح میں سے اقتباس سنانے کے بعد دہلی سے شائع ہونے والے رسالہ "مولوی" کا اقتباس سنایا۔ جو تھوڑے سے لفظی تغیر کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کی ہی نقل تھی۔

اس کے بعد عزیز عبدالکریم ملکانہ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے نظم پڑھی۔ اور بعد ازاں صاحب صدر نے اختتامی تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل دنیا میں ایک انتشار کی حالت پائی جاتی تھی۔ دہریت زوروں پر تھی۔ دجال تمام عالم پر بازو پھیلائے ہوئے تھا۔ ایک فساد عظیم برپا تھا۔ مسلمان اسلام سے دور ہو چکے تھے۔ عملی اور اعتقادی طور پر ان میں بہت سی کمزوریاں پیدا ہو چکی تھیں۔ علومِ جدیدہ کا دور دورہ تھا۔ مذہب پر اثر ہو چکا تھا اور تمدنی لحاظ سے ایک طوفان بے تمیزی برپا تھا۔ ایسے وقت میں الٰہی غیرت جوش میں آئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ایک عظیم الشان تغیر ظہور پذیر ہوا۔ آپ نے دینِ اسلام کو زندہ کیا اور شریعت کا قیام فرمایا۔ ایک ایسی فعال جماعت قائم کر دی جو ایک طرف علومِ جدیدہ سے لیس تھی تو دوسری جانب علومِ روحانیہ سے مزین جس کی کوشش سے آہستہ آہستہ دُنیا کا پانچواں مذہب کی طرف لوگوں کا رجحان ہونے لگا۔ وہ جو خدا سے منکر تھے وہ سجدہ گذار بن گئے۔ اور دین کی خاطر ہر قسم کی تکالیف برداشت کرتے ہوئے دنیا پر چھا گئے۔

آخر میں اجتماعی دعا کے بعد ایک بجے کے قریب یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

مستورات بھی برعایت پردہ کافی تعداد میں تقاریر سے مستفید ہوئیں۔

(مرتبہ گیانی بشیر احمد صاحب ناصر بی۔ اے)

ولادت

میرے خسر مکرم انوار محمد صاحب احمدی آف رامپور ضلع ہمیرپور (یو۔ پی) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸ مارچ کو بوقت دس بجے دن لڑکا عطا فرمایا۔ احبابِ جماعت سے نومولود کی صحت و سلامتی۔ درازیٔ عمر اور خادمِ دین بننے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار

عبداللطیف ملکانہ از قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رتنا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۵ء

"ہماری فتح" "ہمارا غلبہ"

(الہام حضرت مسیح موعود)

دنیوی لیڈروں اور روحانی پیشواؤں میں اس بات کا نمایاں فرق اور امتیاز ہوتا ہے کہ دنیوی لیڈر ہمیشہ ہوا کا رُخ دیکھ کر قدم اُٹھاتے ہیں۔ وہ عوام کے مزاج اُن کے خیالات کا جائزہ لے کر اُس کے مطابق اُن کی قیادت کرتے ہیں۔ لیکن روحانی پیشواؤں کی حالت بالکل مختلف ہوتی ہے وہ عوام کی اخلاقی اور روحانی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتے ہیں اور ایسے وقت میں بھیجے جاتے ہیں جب دُنیا والے اُن اعلیٰ انسانی قدروں کو بھول کر نہ صرف یہ کہ گندی زیست سے مانوس ہو چکے ہوتے ہیں بلکہ اس پر فخر کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب کبھی کوئی روحانی مصلح ان کی اصلاح کے لئے کھڑا ہوا تو بجائے اس کے کہ اہلِ زمین اپنے حقیقی خیرخواہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں ابتداء میں اُسے شدید قسم کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر کچھ عرصہ بعد غیر شعوری طور پر اندر ہی اندر ایسے حالات پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں کہ دُنیا کے ذہن خود بخود اُن باتوں کی طرف پھرنے لگتے ہیں۔ جن کی طرف مامورِ وقت دعوت دیتا ہے۔

درحقیقت یہ وہ تصرّفِ الٰہی ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کی مدد سے بڑے ہی حکیمانہ انداز میں عمل میں لایا جا رہا ہوتا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہوتا ہے کہ یہ نہ دیدہ خالق جناب ہے اس کا مقابلہ کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اس قسم کے تصرفِ الٰہی کا سلسلہ برابر چلتا جا رہا ہے تا آنکہ وہی باتیں جو کچھ عرصہ پہلے مامور من اللہ کے منہ سے نکلیں اور دنیا والوں نے اُنہیں حقارت و انکار کی نگاہ سے دیکھا ایک دنیا کے افکار کا محور بن جاتی ہیں۔

آج سے چودہ سو سال پہلے کی عرب میں بُت پرستی کی حالت کا تصور کیجئے اس کے بعد خیالات و نظریات میں جو معجزانہ انقلاب آیا اس کا مشاہدہ کیجئے اس میں کھلا کھلا تصرّفِ الٰہی نظر آئے گا۔ قرآن کریم بتاتا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکین عرب کے سامنے توحید باری تعالیٰ کا مسئلہ پیش کیا تو منکرین نے بڑے [illegible] سے متعجب ہو کر کہا:

أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلٰهًا وَّاحِدًا إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ.

کیا اس نے بہت سے معبودوں کو ملا کر ایک ہی معبود بنا دیا۔ یہ تو نہایت تعجب انگیز بات ہے!! اور آج یہ حالت ہے کہ اُن کے ایسے تعجب پر تعجب آتا ہے۔

ملائکہ کے ذریعہ اسی قسم کا الٰہی تصرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اس زمانہ میں بھی رونما ہو رہا ہے۔ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں مبعوث ہونے والے مسیح کو کاسرِ صلیب قرار دیا ہے۔ چنانچہ جب یہ حق مہدی اور مسیح آیا تو اللہ نے اُس پر صلیب کے توڑے جانے کے اصول منکشف فرمائے۔

اوّل اطلاع دی کہ مسیح ناصری علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں ۱۸۹۱ء میں آپ نے ایسا اعلان کیا جسے سنتے ہی مسلمانوں نے ملک میں بڑا شور مچایا مگر آج اس پر پون صدی کا زمانہ گذرتا ہے اُن کے شور و غوغا کا وہ زور نہیں رہا۔ نہ صرف زور ٹوٹ گیا بلکہ علماء کا بیشتر حصہ عملی طور پر وفاتِ مسیح کا قائل ہو چکا ہے اور جو باقی ہیں ان کی کوئی خوش آواز نہیں۔ حتیٰ کہ مصر کے چوٹی کے علماء نے وفاتِ مسیح کے بارہ میں واضح اور غیر مبہم الفاظ میں فتوے بھی دے دیا ہے۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارہ میں باَمرِ الٰہی بطور پیشگوئی فرمایا ہے:

"ہر ایک مخالف یقین رکھے کہ اپنے وقت پر وہ جان کندن کی حالت تک پہنچے گا اور مرے گا کہ حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا یہ بھی میری ایک پیشگوئی ہے جس کی سچائی کا ہر ایک مخالف اپنے مرنے کے وقت گواہ ہوگا جس قدر مولوی اور ملّاں ہیں اور جو کوئی مخالف کچھ لکھتا ہے وہ سب یاد رکھیں کہ اس امید سے وہ نامراد مریں گے کہ حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے دیکھ لیں وہ ہرگز ان کو اُترتے نہیں دیکھیں گے یہاں تک کہ بیمار ہو کر غرغرہ کی حالت تک پہنچ جائیں گے اور نہایت تلخی سے اس دُنیا کو چھوڑیں گے کیا یہ پیشگوئی نہیں کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ پوری نہیں ہوگی ضرور پوری ہوگی پھر اگر ان کی اولاد ہوگی تو وہ بھی یاد رکھیں کہ اس طرح وہ بھی نامراد مریں گے اور کوئی شخص آسمان سے نہیں اُترے گا اور اگر ان کی اولاد کی اولاد ہوگی تو وہ بھی اس نامرادی سے حصہ لیں گے اور کوئی ان میں سے حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹۷)

دوم۔ دوسرے نمبر پر خدا تعالیٰ نے آپ کو ۱۸۹۵ء میں اس امر کا انکشاف فرمایا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو جب واقعہ صلیب پیش آیا تو خدا تعالیٰ نے آپ کو معجزانہ طور پر صلیبی موت سے بچا لیا اور آپ اپنے حواریوں اور خیرخواہوں کے ساتھ طے شدہ پروگرام کے تحت یروشلم سے ہجرت کر کے ایک لمبا سفر طے کرنے کے بعد علاقہ کشمیر میں آ گئے اور اسی جگہ ۱۲۰ سال کی عمر پا کر وفات پائی۔

حضور نے اپنی اس تحقیق کو اس حد تک کمال کو پہنچایا کہ آپ نے مسیح ناصری کی قبر تک کا پتہ دیا اور بادلائل بتایا کہ ان کی قبر سری نگر محلہ خانیار میں موجود ہے۔ جو اب تک مرجع خاص و عام کے مشاہدہ میں آ سکتی ہے۔

اس انکشاف پر آج ستر سال گذر چکے ہیں۔ اب تو صورتِ حال اور بھی کھل کر سامنے آ چکی ہے حتیٰ کہ یورپ و امریکہ کے ریسرچ کرنے والوں کی ایک بڑی جماعت اسی نہج پر غور و فکر کر رہی ہے چنانچہ حال ہی میں خبر ملی ہے کہ سائنسدانوں کو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا دو ہزار سال پرانا کفن اٹلی کے شہر ٹورین سے مل گیا جس کا فوٹو لیا گیا اور اس تصویر کشی سے یہ مسئلہ پوری طرح کھل کر سامنے آ گیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ چنانچہ سکنڈے نیویا کے ایک اخبار نے ۲۳ اپریل ۱۹۵۷ء کی اشاعت میں اس کی تفصیل شائع کی اور بتایا کہ جو کہ صلیب سے اُتارے جانے کے بعد اسی کپڑے میں حضرت مسیح علیہ السلام کو لپیٹا گیا تھا اس مضمون میں فوٹو گرافی کی تفصیلات دیتے ہوئے لکھا کہ

"مسیح کا متورم دایاں گال دائیں پہلو پر بھالے کا گہرا نشان کیل کے زخموں سے نکلتے ہوئے خون کے نشان، کمر پر صلیب کی رگڑ کے نشان یہ سب چیزیں فوٹو میں دیکھی جا سکتی ہیں مگر سب سے تعجب انگیز حقیقت یہ ہے کہ منفی فوٹو نے مسیح کی بند آنکھوں کو دو کھلی آنکھوں میں ظاہر کیا ہے۔ تصویر یہ بھی بتاتی ہے کہ کیل ہتھیلی میں نہیں بلکہ کلائی کے مضبوط جوڑوں میں لگائے گئے تھے اور بائیبل کہتی ہے کہ مسیح نے جان دے دی مگر سائنسدان مصر ہیں کہ دل نے عمل کرنا بند نہیں کیا تھا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک گھنٹہ تک مسیح کے بے جان لٹکے رہنے سے خون خشک ہو کر ختم ہو جانا چاہیئے تھا۔ اور اس صورت میں خون ہرگز کپڑے میں نہ آتا یہ کپڑے کا خون کو جذب کرنا بتاتا ہے کہ مسیح صلیب پر سے اُتارے جانے کے وقت زندہ تھے۔" (ترجمہ)

جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بارہ میں یہ نظریہ پیش کیا کہ بے شک آپ کو صلیب پر لٹکایا گیا مگر صلیب پر آپ کی وفات نہیں ہوئی۔ صلیب کی تکلیف سے آپ بے ہوش ہو گئے تھے اور بعد میں ایک قبر نما کمرہ میں صرف تین دن تک آپ کو رکھا گیا اور آپ کے زخموں کی مرہم پٹی کی گئی اس سے آپ جانبر ہو گئے تب آپ نے کشمیر کا لمبا سفر کیا۔

جہاں تک صلیب کی تکلیف سے آپ کے بے ہوش ہو جانے کا تعلق ہے اس کے بارہ میں ابھی پچھلے مہینے میں ایک برطانوی ڈاکٹر کا ایک مقالہ شائع ہوا ہے جس کا کچھ حصہ نامہ نگار کے حوالہ سے روزنامہ [illegible] بابت ۱۲ فروری ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا۔ یہ برطانوی ڈاکٹر بے ہوشی کے مرض پر ایک ریسرچ کر رہے ہیں آپ نے بتایا کہ

طبی لحاظ سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ اگر کسی مریض کو سر درد کی طرف ہو اگر وہ بے ہوش ہو جاتے تو اسے اسی حالت میں رہنے دیا جائے تو اس کے دماغ کی طرف دورانِ خون جاری نہیں رہ سکتا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس قسم کی جماعت چاہتے تھے!

تقریر محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ بر موقعہ جلسہ سالانہ ربوہ بابت ۱۹۶۷ء

(۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اسلام کی سربلندی کے لئے خرچ کیا۔ اور دو وجوہ سے ہی تھا آپ نے اسلام کی صداقت کے ثابت کرنے کے لئے عظیم الشان دلائل دیئے۔ ایسے دلائل کہ وہ قرآن کریم اور احادیث رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی اور جگہ نہیں ملتے۔ آپ نے ان دلائل کے ساتھ اسلام کے چہرہ کو روشن کر دیا۔ اور جو گرد و غبار اس کے اوپر ڈالا گیا تھا سب صاف کر دیا۔ اس کی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں۔

دوسرے آپ نے ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھی جو انہی صفات کی حامل تھی جو صفات صحابہ رضی اللہ عنہم میں موجود تھیں ان میں یہ صفات پیدا کرنے کے لئے آپ نے نہایت درجہ متضرعانہ دعاؤں سے کام لیا جن سے زمین و آسمان ہل گئے۔ آپؑ نے ان کو بار بار اپنی زندگی بخش صحبت میں رکھا اور ان کو اپنے پروں کے نیچے اسی طرح لیا جس طرح پرندہ اپنے بچوں کو لے کر ان کی پرورش کرتا ہے۔ آپؑ نے ان کو اپنے پاک کلمات سے مختلف طریقوں سے سمجھایا۔ آپؑ کی کتابیں ان روح پرور اور فی الحقیقت زندگی بخش کلمات سے بھری پڑی ہیں۔ آپؑ کے ایک ایک لفظ میں وہ زندگی موجود ہے کہ اگر تکبر ہمارے آڑے نہ آجائے تو ہم یقیناً ان سے زندہ ہو سکتے ہیں۔ اور اپنی ساری تاریکیوں کو دور کر سکتے ہیں۔ آپؑ کے کلمات قرآن کریم کی نہایت پاکیزہ اور روشن تفسیر ہیں۔ آپؑ کے کلمات میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا ئے عظیم خود بول رہا ہے۔ بعض دفعہ آپؑ فرماتے ہیں کہ میری بات سنو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔ آپؑ بار بار مختلف پیرایوں سے بتاتے ہیں کہ آپؑ جماعت کو کیسا دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپؑ کی کتاب کشتی نوح ساری کی ساری اور اس کے علاوہ اور بہت سی کتابیں اس سے بھری پڑی ہیں۔ آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں:-

"ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ [illegible] ہاتھ کر لیا ہے۔ [illegible] سمجھتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔" (کشتی نوح)

ایک جگہ آپؑ بتاتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ تاہم آسمان پر آپؑ کی جماعت میں شمار ہوں۔ فرماتے ہیں:-

"پس جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے وہی ہے جو ان آفتوں کے دنوں میں میری روح اس کی شفاعت کرے گی۔ سو اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے۔ نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا سو تم اس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ نیک عمل دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے جو اس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے۔

تم اپنے دلوں کو سیدھا کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۲-۱۵)

اسی کشتی نوح میں تھوڑا سا آگے چل کر آپ ان باتوں کا بھی ذکر فرماتے ہیں جو ہماری جماعت میں قطعاً نہیں ہونی چاہئیں ورنہ ہم خدا کی نگاہ میں حقیقتاً اس جماعت میں شمار نہ ہوں گے یہ ایک ایک لفظ یاد رکھنے اور حفظ کرنے اور عمل کرنے کے لائق ہے تا ہم درحقیقت اس جماعت پر شمار ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنانا چاہتے تھے آپؑ فرماتے ہیں:-

"ان سب باتوں کے بعد میں پھر کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تعالیٰ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی استثنیٰ کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی اور ہر ایک بد عملی سے یعنی شراب سے، قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے اور رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو قرآن کے خلاف نہیں ہیں ان کی بات نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں

نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود اور مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو، جعلساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو ان کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں۔ کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں۔" (کشتی نوح صـ۱۸)

"سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور خدا کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔"
(کشتی نوح صـ۲۴)

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔"
(کشتی نوح صـ۵۶)

"تکبر انسان کو شیطان بنا دیتا ہے اور اس رب کریم کا راندۂ درگاہ کر دیتا ہے۔"

رحماء بینھم بننے میں سب سے بڑی رکاوٹ کبر ہی ہے اپنی جماعت کو اس سے محفوظ رکھنے کے لئے آپ اس کی جو تشریح فرماتے ہیں اسے سن کر روح عش عش کر اٹھتی ہے آپ فرماتے ہیں:-

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر شاید تم نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی۔ اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے۔ اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے۔ اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھتا ہے۔ سو تم اے عزیزو ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھتا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو۔ تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو۔ اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔"
(نزول المسیح صـ۲۴ و ۲۵)

رحماء بینھم کی کیفیت پیدا کرنے کے لئے آپ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:-

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو۔ تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔" (کشتی نوح)

اسی طرح فرماتے ہیں:-

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام

رسائی کی تدبیر نہ کروں۔ اور اگر میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کوئی سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں بلکہ مجھے چاہیئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے اس سے کوئی خطا سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہیئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بجبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بد نیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو جب تک وہ اپنے تئیں ہر ایک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری شیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں۔ اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں۔"

(شہادت القرآن صفحہ آخر)

پھر فرماتے ہیں:۔

"خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدردِ نوعِ انسان ہو جاؤ۔ اور خدا میں کھوئے جاؤ۔ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو۔ کہ یہی طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور فرشتے مدد کے لئے اُترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو۔ ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اول بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر اس کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ کے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں کہ جیسے ابتداء میں تھے یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے۔ اور تمہاری ساری نجات اسی سفیدی پر موقوف ہے یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قد افلح من زکّٰھا یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔"

(رسالہ جہاد صفحہ ۱۷)

رحماء بینھم بنے بغیر کوئی جماعت نہیں بنتی۔ آپس میں کمال درجہ کی یگانگت اور اتحاد جماعت بندی کی جان ہوتے ہیں۔ اس میں کمزوری کا پیدا ہونا جماعت کی تباہی کا موجب ہو جاتا ہے۔ اور انسان کی بڑی علامت یہ ہے کہ انسان کے اندر کمال درجہ کی ہمدردی مخلوق ہو اور اپنے بھائیوں کے ساتھ کوئی بغض اور کینہ نہ ہو اور ان کے لئے ایثار اور قربانی کا جذبہ ہو۔ میں نے یہاں صرف تین چار مقامات سے آپ کی کتابوں سے اقتباس دئیے ہیں۔ ورنہ آپ نے اس کے متعلق بہت سی جگہوں پر نہایت درجہ تاکید فرمائی ہے۔

ہماری جماعت کو اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

اب میں آخر میں دو ایسے اقتباس دیتا ہوں جن میں آپ نے بتایا ہے کہ ہم گناہ سے کس طرح بچ سکتے ہیں اور پاکیزگی کس طرح حاصل کر سکتے ہیں تاہم اپنے اندر حقیقی تبدیلی پیدا کر سکیں ان باتوں کو ہر وقت سامنے رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمیشہ اپنے زیرِ مطالعہ رکھیں تا اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے ہماری تاریکی کو دور کرے اور ہمیں روشنی کا سینار بنائے جس سے دوسروں کی تاریکی بھی دور ہو اور ہمیں اس روحانی انقلاب کے لانے کا ذریعہ بنائے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ بے شک اب اس مسیح پاک کی صحبت ہمیں نصیب نہیں لیکن ان کتابوں سے ہم وہ صحبت پا سکتے ہیں بشرطیکہ پوری محبت کے ساتھ ان میں داخل ہوں۔ تب ہمیں یہی محسوس ہوگا کہ گویا ہم اس مسیح پاک علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ باتیں کر رہا ہے۔ یہی کیفیت قرآن کریم پڑھتے وقت ہونی چاہیئے کہ گویا وہ خدا ئے عظیم ہم سے ہمکلام ہو رہا ہے اور یہی احادیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مطالعہ کرتے وقت کہ گویا ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہیں۔ اور حضورؐ کے منہ سے باتیں سن رہے ہیں۔ حقیقی محبت ہو تو یہ سب کچھ ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اے حق کے طالب بندو کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو۔ کیا تم جذبات نفس سے بغیر یقینی تجلی کے رک سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی بھی خوشی حاصل کر سکتے ہو۔ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جب تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں تم ایک زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو۔ کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی آتش فشاں سے پتھر برستے ہیں یا بجلی پڑتی ہے یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے یا ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایک مہلک طاعون نسل انسانی کو معدوم کر رہی ہے پھر اگر تمہیں خدا پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ سانپ پر یا بجلی پر یا شیر پر یا طاعون پر تو ممکن نہیں کہ اس کے مقابل پر تم نافرمانی کر کے سزا کی راہ اختیار کر سکو۔ یا صدق و وفا کا اس سے تعلق توڑ سکو۔

اے وے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کیلئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہوگی اور اس وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے ... یقین ہی کی دیوار یں آسمان تک ہیں جن تک شیطان نہیں چڑھ سکتا ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے یقین خدا کو دکھاتا ہے ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے... جس طرح انسان نفسانی لذات کا سامان دیکھ کر ان کی طرف کھینچا جاتا ہے اسی طرح انسان جب روحانی لذت یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے تو وہ خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اس کا حسن اس کو ایسا مست کر دیتا ہے کہ وہ دوسری تمام چیزیں اس کو سراسر سردی دکھائی دیتی ہیں اور انسان اسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے جب کہ وہ خدا اور اس کی جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۶۱ تا ۶۳)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"چوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کی فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو اور سانپ کی طرح مت بنو جو کینچلی اتار کر بھی سانپ ہی رہتا ہے۔ موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے جہاں قرآن میں فرماتا ہے۔ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ نماز کیا چیز ہے۔ وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ ہو۔ کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز ... [illegible]

صلیب مسیح سے قوم یہود کی برأت

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

اناجیل کی رو سے یہودی اور عیسائی دونوں ایک ہی شریعت کے متبع ہیں۔ اور ایک ہی نبی کی اُمت۔ ان دونوں کی کتاب شریعت "تورات" ہے اور نبی شارع حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ مگر ان کے درمیان جناب یسوع مسیح کی شخصیت نے کچھ ایسا اختلاف پیدا کر دیا ہے کہ ایک کے لئے دوسرے کا وجود ناقابل برداشت ہو گیا ہے۔ یہودیوں نے یسوع مسیح کی تعلیمات سے اتنی نفرت نہیں کی جتنی ان کی شخصیت سے۔ وہ ان کی ابتدا اور انتہا دونوں سے متنفر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ان کی پیدائش داغدار ہے تو ان کی موت ملعون موت۔

یہودیوں کا مطالبہ

تمام انجیلی رُواۃ اس بات پر متفق ہیں کہ یہودیوں نے جناب مسیح کے خلاف عداوت و دشمنی میں اتنی ترقی کی کہ آخر ان کو تختۂ صلیب پر لٹکا کے ہی دم لیا۔ دوسری طرف قوم یہود بھی دو ہزار سالوں سے اپنے اس قول پر فخر کرتی آ رہی ہے کہ انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم یعنی ہم نے عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا۔

ابھی تک یہودی اور عیسائی دونوں اس خیال پر نہایت پختگی سے قائم تھے اس طویل مدت کا کوئی لمحہ ایسا نظر نہیں آتا جب ان دونوں قوموں میں سے کسی نے اپنے اس اعتقاد پر نظر ثانی کی ضرورت محسوس کی ہو۔ مگر اب مذہبی اور قومی شعور کا یہ کرشمہ دیکھئے کہ چند سالوں سے یہودیوں نے ان اناجیلی روایات کے خلاف ایک تحریک چلا رکھی ہے۔ سب سے پہلے انہی کی ایک قومی اجتماع میں یہودیوں نے صدائے احتجاج بلند کی۔ اور گزشتہ سال جب پاپائے اعظم یروشلم تشریف لے گئے تو اس وقت یہودیوں نے مطالبہ کیا کہ ان کو صلیب مسیح کے الزام سے بری قرار دیا جائے۔ پاپائے اعظم نے اس وقت مطالبہ پر بہت سنجیدگی سے غور کیا تھا۔ اور دینی حلقوں کا عام تاثر یہ تھا کہ شاید وہ حکومت اسرائیل کو شیوع سے قریب کرنے کے لئے یہ مطالبہ منظور کر لیں۔ شاہ حسین والی اردن نے بھی خطرہ محسوس کر کے پاپائے اعظم کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ ایسی غلطی ہرگز نہ کریں اور اس دنیا میں اناجیل اربعہ کی روایات کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائیں۔ آج کی مصلحت یا سیاست کل ان کا ساتھ نہیں دے گی لیکن ہوا یہ کہ جب وہ یروشلم کی زیارت سے فارغ ہو کر "دیتی کن" پہنچے تو یہودیوں نے اپنی حکومت کی معرفت باضابطہ ان سے یہ مطالبہ کیا کہ قوم یہود کو "صلیب مسیح" کے الزام سے بری قرار دیا جائے۔

پاپائے اعظم کا فیصلہ

چرچ کے حلقے میں ایک سال سے اس پر سرگوشیاں ہو رہی تھیں۔ پاپائے اعظم جب بمبئی تشریف لائے تو ایک مرتبہ صحافیوں نے بھی ان کی اصلاحی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ اس وقت پاپائے اعظم جن مشکل مسائل سے دوچار ہیں۔ ان میں سب سے مشکل مسئلہ یہی ہے۔ لیکن اب یہ خبر گرم ہے کہ پاپائے اعظم کی بارگاہ میں یہودیوں کی اس درخواست کو شرف قبولیت حاصل ہو گیا۔

تنقید و تبصرہ

پاپائے اعظم کے اس فیصلہ پر مذہبی حلقوں میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ عیسائیوں کے دوسرے فرقوں نے اگر اس فیصلہ پر تنقید کی تو مسلم زعماء نے بھی اس پر اظہار مسرت کیا ہے اور بات ہے کہ عام مسلمانوں کا اس بحث میں دخل دینا "مداخلت بے جا" کے سوا کچھ نہیں۔ ان کے نزدیک تو جناب مسیح کو صلیب چڑھانے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ پھر جو حادثہ وقوع پذیر ہی نہیں ہوا اس کا کسی پر کیسے الزام ڈالا جا سکتا ہے۔ ہمارے معاصروں کو چاہیئے تھا کہ اس فیصلے پر اظہار خیال کرنے سے پہلے اس واقعہ کا یہودی۔ مسیحی یا جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر سے مطالعہ کر لیتے

اسلامی موقف

لیکن ہم احمدی یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اگر ان یہودیوں کا یہ مدعا ہے کہ دو ہزار سال پہلے ہمارے اسلاف نے جناب مسیح کے ساتھ جو زیادتی کی ہے اس سے ہم لوگ اظہار برأت کرتے ہیں۔ تو پاپائے اعظم نے یہ درخواست قبول کر کے بڑی دانشمندی۔ عالی ظرفی اور نیک طبعی کا ثبوت دیا ہے۔ قرآن پاک کی یہی تعلیم ہے کہ پہلوں کا بوجھ پچھلوں پر نہ لادا جائے۔ وہ گزری ہوئی قوموں کے متعلق کہتا ہے کہ

تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون۔

یعنی ہر قوم اپنا اپنا اعمالنامہ اپنے ساتھ لے گئی۔ اگلوں کے اعمال کا مواخذہ پچھلوں سے نہیں ہوگا قرآن کریم نے اس بات میں جن یہودیوں کی ملامت کی ہے وہ وہ ہیں جو اسلاف کی اس ظالمانہ حرکت پر آج بھی فخر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم

یعنی ہم نے عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا۔

لیکن جو اپنے کو پہلوں کے اعمال سے بری قرار دیتے ہیں تو قرآن کریم کی تعلیم ہے کہ تم اگلوں کے گناہ ان کی طرف منسوب مت کرو۔

نئے عہد نامہ کی تشریحات

اور اگر اس مطالبہ کا مقصد یہ ہے کہ اناجیل اربعہ میں جناب یسوع مسیح کے خلاف یہودیوں کی طرف جو سازش منسوب کی گئی ہے یا یہودیوں کے ہاتھوں ان کی توہین۔ تذلیل اور صلیب پر چڑھائے جانے کے جو واقعات قلم بند کئے گئے ہیں وہ غلط ہیں تو اس کا فیصلہ پاپائے اعظم کو کرنا چاہیے۔ یہ اناجیل اربعہ کے خلاف ایک کھلا چیلنج ہے۔

نئے عہد نامہ کے تمام رُواۃ اس بات پر متفق ہیں کہ جناب یسوع مسیح کو صلیب پر چڑھانے میں یہودیوں نے بنیادی پارٹ ادا کئے۔ انہیں ہیکل کا دشمن اور رومی حکومت کا باغی ٹھہرانے کے لئے انہی یہودیوں نے شہادتیں اکٹھی کیں۔ انہیں کے اصرار پر یروشلم کے حاکم "پیلاطوس" نے ان کے حق میں سزائے موت کا حکم سنایا۔ پھر جناب یسوع کو یہی لوگ دھکے دیتے ہوئے قتل گاہ کی طرف لے گئے۔ اور انہیں کی نگرانی میں پیلاطوس کے سپاہیوں نے ان کے ہاتھوں میں کیلیں ٹھونک کر ان کو تختۂ صلیب پر لٹکایا۔

یہ تمام واقعات اناجیل اربعہ کے رُواۃ بیان کرتے ہیں ہمارے پاس اس واقعہ "حادثہ" کے معلوم کرنے کا اور کوئی دوسرا ذریعہ نہیں۔ اس زمانے میں مسیح کی شخصیت اتنی معروف و نمایاں نہیں تھی کہ اس واقعہ سے رومی حکومت میں کوئی زلزلہ آ گیا ہو۔ اور تمام لوگ یہ حالات معلوم کرنے کیلئے بے قرار ہو گئے ہوں۔ اناجیل سے تو معلوم ہوتا ہے کہ صرف ہیکل کے متوسلین ہی انکی شخصیت سے متاثر تھے یا متنفر۔ دوسروں کے لئے ان کی ذات میں کوئی کشش نہیں تھی۔ یہی وجہ ہے کہ یہودی اس بے گناہ کو گنہگار ثابت کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اگر وہ کوئی عظیم شخصیت کے مالک ہوتے تو اپنی بے گناہی میں ٹھوس شہادتیں پیش کر سکتے۔ اور "پیلاطوس" محض یہودیوں کے شور و غوغا سے مرعوب ہو کر آپ کو یہودیوں کے حوالہ کرنے کی جرأت نہ کرتا۔ ایسے غیر معروف آدمی کے حالات زندگی معلوم کرنے کا اس کے سوا اور کیا ذریعہ ہو سکتا ہے کہ ان کی صحبت میں بیٹھنے والے جیسے متی اور "یوحنا" جو کہیں وہ تسلیم کر لیا جائے۔ چرچ کے پاس بھی اور کوئی دوسرا ذریعہ معلومات نہیں۔ اس لئے اناجیل اربعہ کی روایات کے مطابق غیر مبہم الفاظ میں یہ کہنا پڑتا ہے کہ یسوع مسیح کو صلیب پر چڑھانے کے اصل مجرم اس عہد کے یہودی ہی ہیں۔ رومی حکومت کو جناب مسیح کی ذات۔ تعلیمات یا معتقدات سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

خیر یہ تو مذہبی اور تاریخی شواہد ہیں۔ اگر پاپائے اعظم آج ان شہادتوں کے خلاف کوئی فیصلہ کرتے ہیں تو یہ ان کا اور یہودیوں کا معاملہ ہے۔ ہمیں اس میں مداخلت کی ضرورت نہیں۔ اگر اس کے بعد نئے عہد نامہ کے تازہ ایڈیشن میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی تو ہم اس کا بھی مطالعہ کریں گے۔ ہم تو طرح طرح کی اناجیل پڑھنے کے کچھ عادی سے ہو گئے ہیں۔

سامان عبرت

کیا نے آج اس موضوع پر اس لئے قلم اٹھایا کہ جماعت احمدیہ کے لئے یہودیوں کی یہ درخواست پیشگوئی کا رنگ رکھتی ہے۔ آج جس قسم کی درخواست یہودیوں نے پاپائے اعظم کی خدمت میں پیش کی ہے ایک دن آنے والا ہے کہ اسی قسم کی درخواست غیر احمدی مسلمانوں کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود کے کسی خلیفہ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ وہ وقت بھی عجیب ہوگا۔

ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الابصار۔

درخواست دعا

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ خاکسار کی جملہ پریشانیاں دور ہوتے اور لڑکے کی کامیابی کیلئے دعا فرمادیں۔

محمد شمس الحق سینکال اڑیسہ

گوردوارہ رانچی میں ایک تقریر

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

گوردوارہ رانچی کے جنرل سیکرٹری صاحب نے خاکسار کو تقریر کے لئے مدعو کیا چنانچہ ۱۷ مارچ صبح ساڑھے نو بجے سے دس بجے تک خاکسار نے گوردوارہ میں تقریر کی جس میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے پنجاب کو روحانی اعتبار سے ایک خاص عزت عطا فرمائی ہے۔

خاکسار نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ مجھے تبلیغی سلسلہ میں پنجاب کے علاوہ صوبہ یو۔پی، ہماچل پردیش اور اڑیسہ و بنگال کے مختلف شہروں اور دیہات میں جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ اور ان صوبہ جات کے مختلف شہروں میں عظیم الشان گوردوارے دیکھ کر میں نے پنجاب کی اس عظمت کا مشاہدہ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے پنجاب کو عطا فرمائی ہے۔ اسی طرح حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قادیان دار الامان میں مسیح موعود اور مہدی مسعود و پرگنہ بٹالہ کا گورو بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ کی جماعت کو ہندوستان کے مختلف ممالک میں پھیلا کر پنجاب کی روحانی عظمت کو اور زیادہ بلند فرما دیا ہے۔

چند ماہ کا واقعہ ہے کہ قادیان باسی ایک سکھ دوست مجھے مظفرپور میں ملے۔ وہ کپڑا کا کاروبار کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ چند سال قبل ہم نے کلکتہ میں اپنا کاروبار شروع کیا تھا۔ شروع شروع میں جب ہم کلکتہ پہنچے تو سخت پریشانی اٹھانی پڑی۔ کوئی دکان کرایہ پر نہ ملتی تھی ہم لوگ اس کے لئے کوشش کر رہے تھے کہ ایک مسلمان نے دوران گفتگو ہم سے دریافت کیا کہ آپ لوگ رہنے والے کہاں کے ہیں؟ ہم نے بتایا کہ قادیان کے۔ قادیان کا نام سنکر وہ بڑے پُرجوش لہجہ میں مخاطب ہوئے کہ ارے کیا وہی قادیان جو ہمارے حضرت مرزا صاحب والی قادیان ہے یا کوئی اور؟ ہم نے کہا ہے تو وہی قادیان!! بس پھر کیا تھا متعدد احمدی جمع ہو گئے اور اس قدر تواضع اور ہمدردی سے پیش آئے کہ انہوں نے ہمیں ہاتھوں پہ اُٹھا لیا اور کہا کہ ہمیں تو قادیان کی راکھ بھی پیاری ہے۔ دکان نہیں مل رہی تھی ایک احمدی دوست نے اپنی دکان کا نصف حصہ ہمارے لئے خالی کر دیا اور ہم لوگ نہایت اطمینان کے ساتھ اپنے کاروبار میں مصروف ہو گئے۔ اور قادیان کا نام لیتے ہی ہماری جملہ مشکلات دور ہو گئیں۔

خاکسار نے اس سکھ دوست سے کہا کہ آپ نے بہت اچھا کیا جو کلکتہ میں جا کر قادیان کا نام لیا۔ آپ کو کبھی امریکہ یا انگلینڈ میں جانے کا اتفاق ہو تو وہاں بھی آپ ضرور قادیان کا نام لیں تاکہ سفید فام امریکن اور انگریز احمدی آپ سے تعاون کرنے کے لئے جمع ہو جائیں۔ اور اگر آپ کبھی افریقہ تشریف لے جائیں تو وہاں بھی قادیان کا نام ضرور لیں تاکہ وہاں کے سیاہ فام حبشی احمدی اور کالے کالے دیو آپ کو ہاتھوں پہ اٹھانے کے لئے دوڑ پڑیں۔ پس آپ جس ملک و علاقہ میں بھی تشریف لے جائیں وہاں یہ فخر بتایا کریں کہ ہم قادیان باسی ہیں۔ اب اگر نے سے آپ کسی بھی ملک و علاقہ میں ایسا محسوس کریں گے کہ تم بھی قادیان میں ہی مقیم ہیں۔

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اور حضرت گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مقدس وجودوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پنجاب کو ایک خاص روحانی عظمت عطا فرمائی ہے۔

اس اتحاد کے علاوہ کہ سکھ دھرم اور جماعت احمدیہ یعنی اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز صوبہ پنجاب میں ہوا۔ تاریخ بھی اس حقیقت پر چمکتے ہوئے سورج کی طرح روشنی ڈالتی ہے کہ سکھ دھرم کے بزرگان اور خصوصاً سکھ مذہب کے بانی حضرت گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مسلمان بزرگان کے نہایت گہرے اور قلبی وجگری تعلقات استوار رہے ہیں۔

علاوہ ازیں جب ہم مذہبی تعلیم پر نظر تعمق ڈالیں تو ان دونوں مذاہب کی تعلیم میں بھی قریبی تعلق دکھائی پڑتا ہے سکھوں کے مشہور لیڈر جناب ماسٹر تارا سنگھ صاحب فرماتے ہیں کہ:-

"یہ صحیح ہے کہ ہمارا مذہب مسلمانوں کے نزدیک ہے"۔

(رسالہ سپاہی اگست ۱۹۴۶ء)

میں نے بتایا کہ خود حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت گورو نانک کی بہت تعریف کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

بود نانک عارف مرد خدا

رازہائے معرفت را راہ کشا

یعنی گورو نانک جی معرفتِ الٰہی کا ایک خزانہ تھے۔ اور روحانی بھیدوں کے ظاہر کرنے والے تھے۔

توحید اسلام نے ایک خدا کی پرستش پر بہت زور دیا ہے اور مسئلہ توحید کو قرآن کریم میں مدلل اور پُر معارف انداز میں واضح فرمایا ہے۔ حضرت گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ ایک ہندو خاندان میں پیدا ہوئے تھے۔ اس کے باوجود آپ نے بتوں کی پرستش سے منع فرمایا اور ایک خدا کی پرستش کی تعلیم دی۔ آپ ایک مقام پر فرماتے ہیں ؎

دو جا کاہے سیو ہے جو جمے تے مر جائے

ایکو سمرو نانکا جو جل تھل رہیا سمائے

یعنی جو پیدا ہوتا اور فوت ہو جاتا ہے اس کی پرستش کیوں کی جائے بلکہ ایک خدا کی پرستش کرو جو ہر جگہ موجود ہے۔

خدمتِ خلق اسی طرح اسلام اور سکھ دھرم کی تعلیم میں مصیبت زدہ اور بالخصوص غرباء اور پریشان حال لوگوں کی امداد کرنے کی پرزور انداز میں تلقین کی گئی ہے۔

حضرت گورو نانک کا سچا سودا کا واقعہ تو آپ نے بارہا سنا ہے جبکہ گورو جی کے پتا مہتہ کالو جی نے کچھ روپیہ دے کر تجارت کی غرض سے گورو جی کو بھجوایا لیکن گورو جی مہاراج نے بعض بھوکے فقیروں کو کھانا کھلا کر خالی ہاتھ واپس پہنچ گئے۔ اس واقعہ میں درحقیقت ایک بہت بڑا سبق دیا گیا ہے کہ انسان کا یہ فرض ہوتا ہے کہ اپنی مقدرت کے مطابق بنی نوع انسان کی مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کرے اور کسی کی پریشانی اور مصیبت کو دیکھ کر اس کا دل پگھل جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگیوں میں بھی بکثرت ایسے واقعات ملتے ہیں۔ اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے سبب مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

انسدادِ فساد سکھ مذہب اور اسلام نے فتنہ و فساد کی بھی بڑی مذمت کی ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جو لوگ جھگڑالو اور فتنہ اور فساد برپا کرنے والے ہوتے ہیں وہ کبھی چین کی نیند سو نہیں سکتے ایسے لوگ اپنی عادت کے مطابق گھر کے لوگوں اور رشتہ داروں سے بھی جھگڑے پیدا کر لیتے ہیں اپنے ہمسایوں کو بھی پریشان کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگ خود ہی مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ حضرت گورو نانک جی فرماتے ہیں:-

"ملیہ کی مہما برن نہ ساکوں نانک پرے پرلا"

یعنی میں ملاپ اور اتحاد کی تعریف بیان نہیں کر سکتا یہ دور سے دور اور بلند سے بلند ہے۔ پھر فرمایا:-

جھگڑا اکر دیال، ان دن جھگڑے سب کرتے جائیں

سدھ مت کرتے سر بچی بولن سب وکار

جن لوگوں کا دن رات جھگڑوں میں گذرتا ہے وہ خدا کی باتوں پر دھیان نہیں دیتے ان کی عقل و ہوش خدا نے چھین لی ہے اور وہ بے کار باتیں کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلصُّلْحُ خَيْرٌ یعنی صلح میں بہت بھلائیاں ہیں۔ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ یعنی اے لوگو تم ملک میں فتنہ برپا کرنے والے بن کر نہ چلو پھرو۔

بہر حال حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام اور حضرت گورو نانک جی کے مقدس وجودوں کی وجہ سے پنجاب کو ایک خاص روحانی عظمت ملی ہے جس کی وجہ سے ہر احمدی اور ہر سکھ دوست پنجاب کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جس کی وجہ سے سکھ دھرم اور اسلام میں اور بھی قریبی اور گہرا تعلق پیدا ہو گیا ہے۔

تبصرہ خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم سردار ایس۔ ایس دھنوان صاحب ڈپٹی کمشنر رانچی نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیان اور جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے مولانا صاحب کی تقریر سے مجھے بڑی خوشی ہوئی اس لئے میں نے پانچ منٹ تبصرہ کرنے کے لئے مکرم سیکرٹری صاحب سے اجازت حاصل کی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ پنجاب میں سکھ دھرم کا آغاز اس وقت ہوا جبکہ ہندوستان پر مسلمانوں کی حکومت تھی۔ اور جیسا کہ بتایا گیا ہے سکھ گوروؤں اور مسلمان بزرگوں کے تعلقات قابل رشک حد تک اچھے رہے ہیں۔ اگرچہ بعض مواقع پر مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان لڑائی جھگڑے ہوتے رہے ہیں۔ اور ۱۹۴۷ء کے فسادات میں ایک عظیم خلیج ان دونوں قوموں کے درمیان حائل ہو گئی لیکن بحیثیت سکھ مذہب سے تعلق رکھنے اور سکھ مذہب کے نظریات کی رو سے سکھوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ان تلخ واقعات کو بھول جائیں۔

پھر فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی بعض کتابیں میں نے بھی پڑھی ہیں اور بعض احمدی دوستوں سے کچھ تبادلہ خیالات بھی ہوا ہے ان لوگوں کے خیالات بہت سلجھے ہوئے ہیں۔

رواداری اور ہمدردی ان لوگوں میں نمایاں ہے۔ بہت اچھا ہوتا اگر مولانا مجھ کتابیں بھی جماعت احمدیہ کی اپنے ساتھ لے آتے تاکہ اس جماعت کے نظریات کی تفصیلات معلوم ہو جاتیں۔

شکریہ خاکسار کی تقریر بہ پنجابی زبان میں ہوئی تھی تقریر کے آغاز میں ہی خاکسار نے گوردوارہ کمیٹی اور جناب جنرل سیکرٹری صاحب کا شکریہ ادا کر دیا تھا۔ مگر ڈپٹی کمشنر صاحب نے بھی تقریر پر شکریہ کا اظہار فرمایا۔ اور کہا کہ اگر مقرر موصوف آئندہ اتوار تک رانچی میں قیام پذیر ہوتے تو گوردوارہ میں آپ کی ایک اور تقریر کا انتظام کیا جائے گا۔ انفرادی طور پر بھی بعض سکھ دوستوں نے تقریر کے متعلق اچھے تاثرات کا اظہار فرمایا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

درخواست دعا

مکرم مخدوم جیلی صاحب احمدی اڈگور ضلع محبوب نگر سے لکھتے ہیں:-

" کمترین کا لڑکا مسمی چاند پیلی احمدی بے گناہ کیس شریک جرم مقدمہ قتل (۲۰) سال کی سزا ہو کر داخل جیل ہو گیا۔ عرصہ ایک سال ہوا۔ ضعیف والدہ اور والد کے دل پر سخت صدمہ ہوا ہے۔ نوجوان لڑکا اپنی جوان بیوی و چھ ماہ کے بچہ سے اور والدین سے بچھڑ گیا ہے۔ دعا فرماویں کہ بے گناہ کو اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے جیل سے چھڑکارا دے۔

خاکسار

مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اضافۂ مال کا گر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

" اگر کوئی کہے میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور مال کو کھوئے گا "

ناظر بیت المال قادیان

۱۰-۱۱ر جولائی ۱۹۶۵ء کو کانپور شہر میں صوبائی تبلیغی کانفرنس

صوبہ اُتر پردیش (یو۔پی) کی احمدی جماعتوں کے لئے ضروری اعلان

احباب جماعت احمدیہ اتر پردیش کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے موقعہ پر احباب جماعت ہائے صوبہ اتر پردیش کی طرف سے صوبائی کانفرنس کے انعقاد کی جو تجویز رکھی گئی تھی اسے نظارت ہذا نے منظور کر لیا ہے یہ صوبائی کانفرنس امسال مورخہ دس گیارہ جولائی کو کانپور شہر میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

مرکز کی طرف سے حسب ذیل علمائے کرام انشاء اللہ اس کانفرنس میں شرکت کریں گے

۱۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج تبلیغ کلکتہ

۲۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج تبلیغ دہلی۔

۳۔ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب فاضل انچارج تبلیغ بمبئی۔

یو۔پی کے احمدی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں اور ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

برائے داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان

احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ قادیان مبلغین سلسلہ کی ضرورت کے پیش نظر ہر تعلیمی سال کی ابتداء میں مولوی فاضل کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے طلباء کا داخلہ مدرسہ احمدیہ میں کرتی رہی ہے۔ لہٰذا اس سال بھی اس ضرورت کی تکمیل کے لئے طلباء درکار ہیں۔ اس لئے احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ کے داخلہ کے لئے مرکز میں بھجیں۔

داخلہ فارم نظارت ہذا سے مورخہ ۲۵ر مارچ تک حاصل کر کے مکمل اور صحیح خانہ پری کے بعد ۱۰ر اپریل ۱۹۶۵ء تک نظارت ہذا کو پہنچنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور قابل توجہ و ضروری ہیں۔

۱۔ بچے کی تعلیم کم از کم مڈل اسٹینڈرڈ تک ہونی ضروری ہے۔

۲۔ بچہ اردو زبان بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔

۳۔ نیز قرآن کریم ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:۔ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے چار وظائف بھی مقرر ہیں جو طالب علم کی ذہنی، اخلاقی، تعلیمی اور اقتصادی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے خواہشمند احباب مقررہ تاریخ تک فارم پر کر کے نظارت ہذا کو ارسال فرمائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

عید الاضحیٰ کے موقعہ پر قادیان میں قربانیاں

از محترم مولانا عبد الرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان

بعض احباب حصول ثواب و برکت کے لئے قربانیوں کے لئے قادیان میں رقوم بھجوا دیتے ہیں۔ اور یہاں ان کی طرف سے قربانیوں کا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ اس سے قربانیاں کروانے والوں کو دوہرا ثواب ہوتا ہے۔ اور چونکہ قربانی کے گوشت سے قادیان کے درویش فائدہ اُٹھاتے ہیں اس لئے ثواب بڑھ جاتا ہے۔

جو دوست اس طریق سے فائدہ اُٹھانا چاہیں وہ فی جانور پچاس روپیہ ۵۰/ روپیہ کے حساب سے اپنی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے پتہ پر ارسال فرما دیں۔

ہماری فتح ہمارا غلبہ

بقیہ صفحہ ۲

اس سے موت واقع ہو سکتی ہے لیکن اس شخص کو مرنے سے پہلے پہلے چیت لٹا دیا جائے تو وہ بچ سکتا ہے۔ مگر صحتیابی کی رفتار سست ہو سکتی ہے لیکن آدھے گھنٹے سے لے کر کئی دن تک بے ہوش رہ سکتا ہے۔

اس ڈاکٹر نے اس نوعیت کے ایک سو مریضوں کا معائنہ کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے وہ بے ہوش ہو گئے لیکن جب انہیں صلیب سے اُتار کر لٹا دیا ہوگا تو ان میں زندگی کے آثار پیدا ہو گئے ہوں گے۔ ڈاکٹر مذکور نے لکھا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی دوپہر کے بعد تین بجے کے قریب موت واقع ہوئی وہ تین گھنٹے صلیب پر رہے اس دوران وہ بے ہوش ہو گئے مگر رومیوں نے یہ سمجھ لیا کہ وہ انتقال کر گئے ہیں اس لئے انہوں نے حضرت عیسیٰ کی ٹانگیں نہیں توڑیں۔ جن لوگوں کو صلیب دیا جاتا تھا اُن کی موت کا یقین حاصل کرنے کے لئے ان کی ٹانگیں توڑ دی جاتی تھیں اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ رومن سپاہی نے صلیب پر لٹکے ہوئے حضرت عیسیٰ کے پہلو میں چھرا گھونپ دیا اور زخم سے خون اور پانی نکلا۔

ڈاکٹر مذکور نے لکھا کہ خون بیہوشی کی حالت میں نکل سکتا ہے موت کی حالت میں نہیں چونکہ حضرت عیسیٰ کی موت کی تشخیص ایک سپاہی نے کی (حالانکہ کسی ماہر طبیب کو کرنی چاہیئے تھی) اسلئے جو غلط فہمی پیدا ہوئی وہ قابل فہم ہے حضرت عیسیٰ کو قبر میں لٹا دیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ ان کی بے ہوشی آہستہ آہستہ ختم ہو گئی ہو۔ اور اس دوران میں ان کے زخم بھی مندمل ہو گئے ہوں اور وہ ہوش میں آ گئے ہوں"۔

(روزنامہ سائنتھی ۱۲ر فروری ۱۹۶۵ء)

دیکھا آپ نے برطانوی ڈاکٹر کے مقالہ میں اسی قسم کے خیالات کا اظہار پایا جاتا ہے جو آج سے ستر سال پہلے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پیش کئے اور سب کچھ اس قادر و توانا خدا کے مخفی تصرفات ہیں جس نے ایک زمانہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خبر دی تھی کہ

" ہماری فتح ہو ہمارا غلبہ"

جو قرآنی نظریہ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی کے عین مطابق ہے اور آج علمی میدان میں خدا تعالےٰ نے آپ کو بنایا۔"

فتح اور غلبہ

عطا فرمایا جس پر سائنسدانوں کے تحقیقات مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔

وصـــــایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر مجلس کارپرداز کو اس کی اطلاع دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۵۳۵۔ میں محمد شریف ولد محی الدین کنجو صاحب قوم احمدی پیشہ ڈرائیونگ عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن کرناگاپلی ڈاکخانہ مناس ضلع Quilon صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔
میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے ساری جائیداد میری والدہ صاحبہ کے نام ہے جو زندہ ہیں۔ میرا گذارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو ڈرائیونگ کے پیشہ سے ۱۱۱/- روپیہ تنخواہ ملتی ہے میں اس کے یا آئندہ جو بھی آمد ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
العبد محمد شریف موصی ۲۷/۱/۶۴ (دستخط بحروف انگریزی) گواہ شد محمد صالح ولد محمد کنجو صاحب صدر جماعت احمدیہ کرناگاپلی ۲۷/۱/۶۴ (دستخط بحروف انگریزی) گواہ شد عبد الرحمن ولد محمد کنجو صاحب ساکن کرناگاپلی ۲۷/۱/۶۴ (دستخط بحروف انگریزی)

وصیت نمبر ۱۳۵۴۱۔ میں محمد صالح ولد محمد کنجو صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن کروناگاپلی ڈاکخانہ خاص ضلع Quilon صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔
(۱) زمین زرعی ۱/۲ ۱ ایکڑ جس کی قیمت ۳۰۰۰/- روپیہ ہے۔
(۲) زمین زرعی پندرہ سینٹ جس میں ناریل کا باغ ہے۔ اس کی قیمت ۱۵۰۰/- روپیہ ہے
(۳) زمین زرعی پچیس سینٹ جس میں ناریل کا باغ ہے اس کی قیمت ۲۵۰۰/- روپیہ ہے
اور یہ زمین مبلغ ۳۰۰/- روپیہ پر کسی آدمی کے پاس رہن ہے۔
میں اپنی مذکورہ بالا تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں مجھے ۱۲۰/- روپیہ ماہوار تنخواہ محکمہ تعلیم سے ملتی ہے۔ اور ناریل کے باغ سے مبلغ تیس روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں اپنی آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
العبد محمد صالح موصی ۲۸/۱/۶۴ (دستخط بحروف انگریزی) گواہ شد آئی محمد کنجو صاحب ولد عبید روز صاحب ساکن کرناگاپلی ۲۸/۱/۶۴ (دستخط بحروف انگریزی) گواہ شد عبد اللہ محمد صاحب کنجو ولد محمد کنجو صاحب ساکن کرناگاپلی کیرالہ ۲۸/۱/۶۴ (دستخط بحروف انگریزی)

وصیت نمبر ۱۳۵۴۳۔ میں آئی محمد کنجو ولد عبید روز صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۳ء ساکن کروناگاپلی ڈاکخانہ خاص ضلع کوئلون صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔
(۱) زمین زرعی ۱/۲ ۲ ایکڑ جس میں ناریل کا باغ ہے کروناگاپلی میں ہے اس کی موجودہ قیمت ۱۲۵۰۰/- روپیہ ہے۔
(۲) مکان رہائشی آبدوپہ محلہ میں واقع ہے۔ مکان کا ایریا دس سینٹ ہے۔ اس کی قیمت موجودہ ۵۰۰۰/- روپے ہے۔
(۳) میرا تجارتی سرمایہ اندازاً ۲۵۰۰/- روپے ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میری تجارت و جائیداد پر ۲۵۰۰/- روپے قرض بھی ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت جو جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
مجھے اپنے باغ ناریل تجارتی کاروبار سے اندازاً ۲۰۰/- روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد آئی محمد کنجو موصی ۲۸/۱/۶۴ (دستخط بخط انگریزی) گواہ شد محمد صالح صاحب ولد محمد کنجو ساکن کروناگاپلی (دستخط بخط انگریزی)۔ گواہ شد عبد الرحمن صاحب ولد محمد کنجو صاحب ساکن کروناگاپلی (دستخط بخط انگریزی) ۲۸/۱/۶۴۔

وصیت نمبر ۱۳۵۴۴۔ میں عبد الرحمن ولد محمد کنجو قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن کروناگاپلی ڈاکخانہ کروناگاپلی ضلع کوئلون۔ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔
(۱) ۵۵ سینٹ زمین زرعی جس میں ناریل کا باغ ہے۔ اس زمین کے اندر ایک مکان بھی ہے جس کا رقبہ اندازاً تین سینٹ ہے۔ یہ زمین محلہ پڈنائر کلنگراس واقع ہے اس زمین و مکان کی موجودہ قیمت اندازاً مبلغ پانچہزار روپیہ ہے۔ میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔
(۲) میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو محکمہ تعلیم کی ملازمت سے مجھے ۵۰/- ۱۴۲ ملتی ہے۔ علاوہ ازیں ناریل کے باغ سے اندازاً ۱۴/- روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں اپنی ہر دو قسم کی آمد مذکورہ یا آئندہ جو بھی آمد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عبد الرحمن موصی (دستخط بخط انگریزی) ۲۸/۱/۶۴۔ گواہ شد آئی محمد کنجو ولد عبید روز ساکن کروناگاپلی (دستخط بخط انگریزی)۔ گواہ شد محمد صالح صاحب ولد محمد کنجو صاحب صدر جماعت احمدیہ کروناگاپلی (دستخط بخط انگریزی) ۲۸/۱/۶۴۔
نوٹ مزید:۔ میری اس جائیداد پر اس وقت مبلغ بارہ سو روپیہ قرض بھی ہے۔
(دستخط بخط انگریزی) M. A. Abdur Rahman

وصیت نمبر ۱۳۵۴۱۔ میں عظیم النساء بیگم زوجہ مرزا عزیز بیگ صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدراس ڈاکخانہ مدراس ضلع مدراس صوبہ مدراس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔
میرا حق مہر ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ زیور کوئی نہیں ہے۔ میں اپنے مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ماہوار آمد کوئی نہیں ہے۔ الامتہ عظیم النساء موصیہ ۲۰/۱/۶۴۔ گواہ شد مرزا عبد العزیز بیگ شوہر موصیہ بی سٹریٹ مدراس ۱ دستخط بخط اردو ۳۰/۱/۶۴۔ گواہ شد محمد کریم اللہ نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان ۳۱ لائنڈ گ روڈ مدراس نمبر ۱۴ (دستخط بخط انگریزی) ۳۰/۱/۶۴

وصیت نمبر ۱۳۵۴۷۔ میں محمود غوری ولد محمد یوسف صاحب غوری قوم احمدی پیشہ ملازمت سرکاری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ۔ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میری جائیداد منقولہ حسب ذیل ہے۔
(۱) ریڈیو سیٹ قیمت ۳۸۰/- روپے (۲) الماری پیتل ۱۵۰/- روپے (۳) گھڑی ۱۲۵/- روپے (۴) نقد ۱۵۹۷/- روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میں اس وقت سرکاری ملازم ہوں۔ جس سے مجھے ۱۲۵/- روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
العبد محمود غوری موصی ۴/۱۱/۶۴ (دستخط بخط اردو) گواہ شد سیٹھ محمد عبد اللطیف صاحب ولد سیٹھ محمد عبد الحی صاحب حسن منزل یادگیر ۴/۱۱/۶۴ (دستخط بخط انگریزی)۔ گواہ شد محمد بشیر الدین ولد قاری محمد عثمان حسن منزل یادگیر ۴/۱۱/۶۴۔

وصیت نمبر ۱۳۵۴۸۔ میں رسول بی بیوہ محمد یعقوب صاحب دنڈوتی مرحوم قوم ... تاریخ بیعت قریباً ۱۹۲۴ء ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ۔ صوبہ میسور اسٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
میری جائیداد اس وقت بشکل زیور طلائی دو چوڑی ۱/۲ ۱ تولہ ہے مالیتی ۱۶۵/- روپے ہے اور ماہوار آمد اجرت بیڑی سازی مبلغ ۱۰/- روپے ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد یا آمد نہیں ہے لہذا میں اپنی آمد موجودہ و آئندہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامستہ نشان انگوٹھا رسول بی ۸/۱۱/۶۴۔ گواہ شد لطف اللہ غوری صاحب حسن منزل یادگیر دستخط بخط اردو ۸/۱۱/۶۴۔ گواہ شد محمد امام غوری کاتب حسن منزل یادگیر۔ میسور (دستخط) بخط اردو ۸/۱۱/۶۴۔

وصیت نمبر ۱۳۵۴۹۔ میں امیر النساء بیگم بیوہ قاری محمد عثمان صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ... ساکن یادگیر۔ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے:۔ (۱) ایک عدد چھڑا طلائی ۱/۲ تولہ قیمت اندازاً ۶۵/- روپے

(۱۰ (۲) نتھنے طلائی قیمت اندازاً ۵۰/- روپے میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ بصورت وظیفہ ماہوار ۱۰/- روپے ملتا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا زہرہ بیگم موصیہ ۶۴/۱۱/۴۔ گواہ شد بشیر الدین احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر (دستخط) بخط انگریزی ۶۴/۱۱/۴ گواہ شد مولوی محمد امام غوری ولد محمد یوسف غوری صاحب یادگیر (دستخط) بخط اردو ۶۴/۱۱/۴

وصیت نمبر ۱۳۵۵۱ میں محمد عبد الرحمن قریشی بی۔ اے ولد محمد عبد الکریم صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت خانگی عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن تیما پور ڈاکخانہ تیما پور ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت جائیداد میں ایک مکان موقوعہ تیما پور ہے۔ ۵ کمرے ہیں اور ایک دالان اور صحن ہے یہ مکان دو بھائیوں کے درمیان مشترکہ ہے۔ بعد تصفیہ میرے حصہ میں جس قدر حصہ آئے گا میں اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے ماہوار بصورت خانگی ملازمت ۳۰ روپے ماہوار ملتے ہیں میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد عبد الرحمن قریشی موصی (دستخط) بخط اردو۔

گواہ شد بشیر الدین احمد ولد قاری محمد عثمان صاحب مرحوم یادگیر۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ (دستخط) بخط اردو۔ گواہ شد مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم یادگیر (دستخط) بخط اردو۔

وصیت نمبر ۱۳۵۶۰ میں عبد الحمید گلبرگی ولد محمد غالب صاحب قوم احمدی عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

ایک مکان رہائشی موقوعہ محلہ احمدیہ جس کا رقبہ اندازاً ۷۵۰ مربع فٹ ہے اور اس میں ۵ کمرے اور ایک دالان ہے میری ملکیت ہے اس کی موجودہ قیمت ۱۰۰۰/- روپے ہے اور کوئی جائیداد نہیں ہے اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا گزارہ جیب خرچ پر ہے جو ماہوار ۵/- روپے ملتا ہے میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد عبد الحمید گلبرگی موصی (دستخط) بخط اردو۔ گواہ شد محمد عبد الکریم ولد ندیم اللہ صاحب سگری (دستخط) بخط اردو۔ گواہ شد بشیر الدین احمد ولد قاری محمد عثمان صاحب مرحوم (دستخط) بخط انگریزی ۶۴/۱۱/۲۔

وصیت نمبر ۱۳۵۶۴ میں عبد السلام صفیل ولد محمد غالب صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت خانگی عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

(۱) ایک مکان واقعہ محلہ گنجی باولی یادگیر جو اس وقت ۱۰۰۰/- روپیہ مالیت کا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بصورت ملازمت خانگی ۴۰/- روپیہ ماہوار مل رہا ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد عبد السلام موصی (دستخط) بخط اردو۔

گواہ شد مبارک احمد ولد بشیر احمد صاحب ساکن یادگیر ۶۴/۱۱/۲ (دستخط) بخط انگریزی۔

گواہ شد بشیر الدین احمد صاحب ولد محمد عثمان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر ۶۴/۱۱/۲۔ (دستخط) بخط انگریزی۔

وصیت نمبر ۱۳۵۶۴/۱ میں غلام محی الدین ولد محمد اکبر صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت خانگی عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن نیمنگنڈل محبوب نگر حال گلبرگہ ڈاکخانہ گلبرگہ ضلع گلبرگہ صوبہ میسور اسٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

۱۔ ایک قطعہ مکان موقوعہ قصبہ نیمنگنڈل ضلع محبوب نگر قیمتی ۱۵۰۰/- روپے اس مکان کا رقبہ اندازاً ۔۔۔ مربع فٹ ہے اس میں ۲ کمرے ۲ دالان ایک دلیوان خانہ ہے ۲۔ اثاث البیت قیمت اندازاً ۲۰۰/- روپے۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت [illegible] جو جائیداد ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن [illegible] [illegible] میرا گزارہ [illegible]

تنخواہ پر ہے جو بصورت ملازمت خانگی مجھے ماہوار ۱۳۰/- روپے ملتی ہے میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد غلام محی الدین احمدی موصی (دستخط) بخط اردو

گواہ شد محمد الیاس ولد شیخ حسن صاحب احمدی یادگیر میسور (دستخط) بخط اردو۔

گواہ شد محمد عبد اللطیف ولد سیٹھ محمد عبد الحی صاحب مرحوم یادگیر میسور (دستخط) بخط انگریزی ۶۴/۱۱/۲

وصیت نمبر ۱۳۵۶۷ میں محمد زکریا عرف الومیاں ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر۔ ڈاکخانہ یادگیر۔ ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

۱۔ گھڑی قیمت اندازاً ۱۲۰/- روپے ۲۔ الاؤنس ماہوار ۵۰/- روپے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد زکریا عرف الومیاں موصی۔ گواہ شد محمد الیاس ولد حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی یادگیر۔ گواہ شد محمد عبد اللطیف ولد سیٹھ عبد الحی صاحب مرحوم یادگیر۔

وصیت نمبر ۱۳۵۶۹ میں عزیزہ بیگم زوجہ عبد الحفیظ صاحب گلبرگی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ ضلع گلبرگہ صوبہ میسور اسٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

(۱) حق مہر ۴۵۰/- روپے جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ (۲) ایک عدد کڑا طلائی وزنی سوا تولہ قیمت ۱۵۰/- روپے (۳) انگوٹھیاں طلائی تین عدد وزنی سوا تولہ قیمت ۱۵۰/- روپے (۴) ایئر رنگ و کرن پھول طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ۱۲۰/- روپے (۵) ادشا سلائی مشین قیمت ۲۰۰/- روپے میں اپنی اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

علاوہ ازیں مجھے اپنے شوہر کی طرف سے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ مل رہا ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد عزیزہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد عبد الحفیظ صاحب ولد عبد الحمید صاحب گلبرگی شوہر موصیہ ساکن یادگیر۔ گواہ شد سیٹھ محمد عبد اللطیف صاحب ولد سیٹھ محمد عبد الحی صاحب یادگیر ۶۴/۱۱/۲۔

وصیت نمبر ۱۳۵۷۷ میں رفیہ بیگم زوجہ مولوی احمد حسین صاحب قوم احمدی۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد۔ ڈاکخانہ حیدر آباد۔ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۱/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر ۵۰۰/- روپے جو میرے شوہر کے ذمہ تھا۔ پورے کا پورا مجھے ادا ہو چکا ہے (۲) زیور طلائی ہار وزنی دو تولہ قیمت ۳۰۰/- روپے جملہ آٹھ سو روپے میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری آمد کوئی نہیں۔ میں سارا حصہ جائیداد ۸۰/- روپے نقد ادا کر رہی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ رفیہ بیگم موصیہ ۶۴/۱۱/۸۔

گواہ شد یوسف حسین صاحب ولد احمد حسین صاحب پسر موصیہ۔ مومن منزل سعید آباد حیدر آباد دکن ۶۴/۱۱/۸۔ گواہ شد مولوی احمد حسین صاحب ولد مولوی مومن حسین صاحب مرحوم مومن منزل سعید آباد حیدر آباد ۶۴/۱۱/۸۔

وصیت نمبر ۱۳۵۷۸ مسعود احمد ولد بشیر احمد صاحب ولد مومن حسین صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ موٹر مکینک عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد۔ ڈاکخانہ حیدر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۱/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد ۱۰۰/- روپے ہے۔ جو موٹر مکینک کا کام کرنے کے عوض مجھے ملتی ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد مسعود احمد موصی ۶۴/۱۱/۸

گواہ شد یوسف حسین ولد احمد حسین صاحب مومن منزل سعید آباد حیدر آباد دکن ۶۴/۱۱/۸

گواہ شد مولوی احمد حسین صاحب ولد مومن حسین صاحب مرحوم مومن منزل سعید آباد حیدر آباد دکن

تحریکِ چندہ خاص

(اہم)

مرکزِ سلسلہ کے ساتھ مزید عملی تعاون کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے بجٹ ۱۹۶۴-۶۵ء کے خسارہ کو پورا کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مبلغ ۲۵۰۰۰/- روپے چندہ خاص کی تحریک جماعتہائے احمدیہ بھارت سے کی تھی۔ اور اس کا اعلان متعدد بار اخبار بدر کے علاوہ بذریعہ سائیکلوسٹائل جملہ جماعتوں میں بھجوایا جاتا رہا۔

اگر احباب جماعت، عہدیداران مال اور جماعت کے ذی استطاعت افراد توجہ فرماتے تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بجٹ کو متوازن کرنے کے لئے مبلغ ۲۵۰۰۰/- روپے کی رقم کا مطالبہ کوئی ایسا نہ تھا جسے پورا کرنے میں دقت پیش آجاتی بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر صرف دو تین بڑی بڑی جماعتوں کے مخیر احباب ہی توجہ فرماتے تو یہ مرکزی ضرورت آسانی سے پوری ہو سکتی تھی مگر باوجود موجودہ مالی سال کے ۱۰½ ماہ گذر جانے کے ابتک اس مد میں صرف ۷۰۰۰/- روپے کی آمد ہوئی اور ابھی ۱۸۰۰۰/- روپے کی تشویشناک کمی کو قلیل عرصہ میں پورا کرنا باقی ہے۔ چونکہ صدر انجمن احمدیہ کی منظور شدہ اخراجات بدستور جاری ہیں اور اس توقع پر کئے جا رہے ہیں کہ احباب جماعت مرکز سے وابستہ اپنی مشترکہ ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے بروقت پورا کرینگے اس لئے دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ اس اہم تحریک میں نمایاں حصہ لے کر خلیفۂ وقت کی طرف سے کی گئی حسن ظنی کو پورا کرکے مرکزِ سلسلہ کی مضبوطی اور استحکام کے لئے بروقت عملی تعاون کا ثبوت دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

بالخصوص جماعت کے صاحب حیثیت مخیر احباب کرام کیلئے یہ موقع ہے کہ وہ اپنی حیثیت اور اللہ تعالےٰ کے فضل کے مطابق اپنا قدم اور آگے بڑھا کر خدا تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جماعتی مشکلات کو دور فرمائے اور ہم سب کو بیش از بیش خدمت سلسلہ کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار ناظر بیت المال قادیان

ضرورت رشتہ

ایک احمدی دوست بعمر ۴۶ سال شکل و صورت اور قیمت نسل مجنش آمدن قریباً دو سو روپے ماہوار انکی پہلی بیوی کا بوجہ دماغی عارضہ بیمار رہنے سے اور انکا خانگی نظام بالکل درہم برہم ہے اور مجبوراً انہیں عقد ثانی کی ضرورت درپیش ہے۔ لڑکی مخلص خاندان کی ہو۔ تیس سال کی عمر والی بیوہ یا باکرہ ہو۔ خواہشمند اصحاب اس بارہ میں نظارت ہذا سے مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

جلسہ پیشوایانِ مذاہب

تمام جماعتیں بتاریخ ۲۴ اپریل پیشوایان مذاہب کے جلسے منعقد کریں

جملہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ وہ بتاریخ ۲۴ اپریل اپنی اپنی جماعتوں میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی قدیم روایات کے مطابق شاندار طریقے سے پیشوایان مذاہب کے جلسے منعقد کریں جن میں عوام کے سامنے مختلف مذاہب کے پیشوایان کی سیرت و سوانح ایک ہی سٹیج سے بیان کی جاتی ہے۔ اور اس طرح باہمی اتفاق و اتحاد کی فضاء پیدا ہوتی ہے جماعتیں ان جلسوں کو وسیع پیمانہ پر منعقد کرکے رپورٹیں نظارت دعوت و تبلیغ میں بھجوائیں اس موقعہ پر غیر مسلم مقررین کا بھی انتظام کیا جائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

امتحان کتبِ سلسلہ

حسبِ سابقہ دستور کے مطابق نظارت ہذا امسال بھی امتحان کتب سلسلہ کا انتظام کر رہی ہے، چنانچہ یہ امتحان نظارت ہذا کی مقرر کردہ تاریخ مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۶۵ء کو منعقد ہوگا۔ شمولیت کرنے والے احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اسماء اور ولدیت متعلقہ صدر جماعت کے توسط سے ۱۵ اپریل ۱۹۶۵ء تک نظارت ہذا کو ارسال فرما دیں تاکہ ان اسماء کی تعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے احباب کے رول نمبر اور پرچہ جات کی ترسیل بآسانی کی جا سکے۔

مذکورہ بالا امتحان کے لئے اس مرتبہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصنیفات "ایک غلطی کا ازالہ" اور "چشمہ مسیحی" کو بطور نصاب منتخب کیا گیا ہے۔ اول الذکر کتابچہ کو گذشتہ دنوں حکومت مغربی پاکستان نے منضبط کر لیا تھا لیکن جماعت کے پُرزور احتجاج اور پُردرد دعاؤں کے نتیجہ میں حکومت مغربی پاکستان کو اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس تازہ ضبطی کے حکم کو منسوخ کرنا پڑا۔ الحمد للہ

لہٰذا اس لحاظ سے بھی اس کتاب کا مطالعہ احباب کے لئے نہایت ضروری ہے امید ہے کہ احباب مندرجہ بالا ہر دو کتب کے امتحان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرماتے ہوئے اس کی روحانی برکات سے استفادہ فرمائیں گے۔

کتابچہ جات مذکورہ بالا احمدیہ بک ڈپو قادیان سے علی الترتیب مبلغ ایک آنہ اور مبلغ چار آنہ فی کاپی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

محلہ احمدیہ قادیان میں ٹیلیفون

جملہ احباب جماعت کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوگی کہ محلہ احمدیہ قادیان میں مندرجہ ذیل ناموں پر دو ٹیلیفون لگائے گئے ہیں:-

(۱) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ تعالیٰ۔ ٹیلیفون نمبر ۳۶

(۲) ناظر امور عامہ " " ۳۵

احباب ٹیلیفون کے یہ نمبر نوٹ فرمالیں اور حسب ضرورت ان دونوں نمبروں پر دن یا رات کے وقت فون کر سکتے ہیں۔ دس بجے رات کے بعد ٹیلیفون نمبر ۳۵ پر فون کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس ٹیلیفون پر چوبیس گھنٹہ آدمی موجود ہوتا ہے

جن دوستوں نے اپنے ٹیلیفون لگوائے ہوئے ہیں وہ مہربانی فرما کر اپنے فون نمبر سے مطلع فرما دیں تاکہ حسب ضرورت یہاں سے فون کرنے میں سہولت رہے

ناظر امور عامہ قادیان

خبریں

فلوریڈا ۲۴ر مارچ۔ امریکہ نے آج چاند کی جانب ایک خلائی راکٹ چھوڑا۔ اس کا نام رینجر نمبر ۹ رکھا گیا ہے۔ یہ چاند کی پہاڑیوں اور پرانے جوالا مکھی کے فوٹو لے گا۔

حیدرآباد ۲۲ر مارچ۔ وزیر اعظم شری لال بہادر شاستری نے آج دو مواقع پر تقاریر کرتے ہوئے قوم کو چین کے بڑھتے ہوئے خطرہ کے متعلق خبردار کیا اور کہا کہ چین نے اپنی بہت بڑی باقاعدہ فوج کے علاوہ عوام گارڈز کی تنظیم میں ملکہ کروڑ کی نفری بھرتی کر لی ہے۔ آپ نے چینی خطرہ کے متعلق واضح الفاظ میں چیتاونی دی اور کہا کہ چین کا نظریہ اور نظام حیات ہم سے سراسر مختلف ہے وہ ہمارے سر پر مسلط ہوا بیٹھا ہے۔ اور زبردست تیاریاں کر رہا ہے۔ آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور چین بھارت کے امن اور سلامتی کے لئے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ بھارت پاکستان سرحد پر تصادمات ہو رہے ہیں۔ اور مشرقی سرحد پر دونوں ملکوں میں فائرنگ ہوتا ہے۔ اور دوسرے مقامات پہ پاکستان کی طرف سے ہمارے کچھ علاقوں کو ہڑپ کرنے اور اُن پر زبردستی قبضہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم نے ان کوششوں کی مزاحمت کی اور اُن کے حملوں کو ناکام بنا دیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۴ر مارچ۔ مرکزی سرکار نے سرکاری ملازموں پر پابندی لگا دی ہے۔ کہ وہ سیاسیات میں قطعی طور پر حصہ نہیں لے سکتے۔ کچھ عرصہ پہلے سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا تھا کہ سرکاری ملازموں کے کنڈکٹ رولز سے آئین کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ دفعہ کے ماتحت وہ کسی ایسی ایسوسی ایشن میں شامل نہیں ہو سکتے جسے حکومت نے منظور نہ کیا ہو۔ اب قواعد میں ترمیم کر دی گئی ہے۔ اور انہیں جامع بنا دیا گیا ہے۔ سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ کنڈکٹ رولز میں قرار دیا گیا ہے کہ سرکاری ملازم سیاسیات یا سیاسی سرگرمیوں میں حصہ نہ لے سکیں گے۔

لندن ۲۲ر مارچ۔ نیو سٹیٹسمین میں سٹر کنگزلے مارٹن کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں اُنہوں نے شیخ عبداللہ کے دورہ برطانیہ کو پیش نظر رکھ کر مسئلہ کشمیر پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ اگر کشمیر میں تشدد کا کوئی بین الاقوامی ردعمل ہوا تو اس میں دیگر ایشیائی جھگڑوں کی طرح زیادہ فائدہ چین کو رہے گا۔ کشمیر کے تصفیہ کے بارے شیخ عبداللہ کی تجاویز مبہم ہیں۔ وہ اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ مسئلہ میں تین فریق ہیں۔ بھارت پاکستان اور کشمیر۔ وہ بھارت یا پاکستان کے کشمیری عوام کی مرضی کے بغیر کشمیر پر حکومت کرنے کے حق کو نہیں مانتے۔ کشمیر کی تقسیم کی حقیقت کو تسلیم نہ کرنا زیادہ خطرناک بات ہوگی۔ اب کنگزلے مارٹن نے لکھا ہے کہ بھارت کے لئے اب کشمیر کی صورت حال برطانیہ کی نسبت زیادہ اہم ہے۔ اگر وادی کشمیر میں گڑبڑ ہوئی تو مزید گرفتاریاں ہوں گی۔ اور اس کے نتیجہ میں زیادہ تشدد ہوگا۔ اور اسے بھارت کے قبضہ والے علاقہ تک محدود رکھنا مشکل ہوگا۔ بین الاقوامی ردعمل کے خطرات واضح ہیں۔

نئی دہلی ۲۲ر مارچ۔ وزارت دفاع نے امریکہ اور برطانیہ سے مزید ہوائی جہاز سپلائی کرنے کے لئے کہا ہے۔ تبت سے یہ خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ کہ چینی تبت میں جیٹ جہازوں کے ہوائی اڈے بنا رہے ہیں۔ اور زمین سے فضا میں مار کرنے والے راکٹوں کے اڈے تیار کر رہے ہیں۔ اور ان تیاریوں سے یہ خیالی ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ آئندہ حملہ میں ہوائی جہاز اور راکٹ بھی استعمال کریں گے۔ اندریں حالات برطانیہ سے جیٹ لڑاکا جہاز حاصل کرنے کا اقدام درست ہے۔ بنیادی طور پر بھارت امریکہ سے الیف۔سی قسم کے ہوائی جہاز حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور برطانیہ سے اس قسم کے ہوائی جہاز سپلائی کرنے کی درخواست کی جا رہی ہے۔ ان میں کینبرا بمبار اور سیبر جہازوں کے کئی سکیڈرن شامل ہیں۔ بھارت نے روس سے مگ جہازوں کے سکویڈرن حاصل کئے ہیں۔ مگر روس نے ان کا سپلائی مہیا نہیں کیا۔ جس کے ذریعہ مگ جہازوں کو تمام موسموں میں لڑائی میں استعمال کیا جا سکتا ہو۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی جلال الدین فاضل انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ اڑیسہ ۲۰/۳/۶۵ تا ۳۰/۴/۶۵

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ اڑیسہ کے عہدیداران مال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال مورخہ ۲۰/۳/۶۵ تا ۳۰/۴/۶۵ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ جملہ عہدیداران کما حقہٗ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	کیفیت
۱	قادیان	-	۱۰	[illegible]	
۲	کلکتہ	۲۲-۳-۶۵	۳	۲۵-۳-۶۵	
۳	کھدرک	۲۶-۳-۶۵	۲	۲۸-۳-۶۵	
۴	اے۔ ایم۔ پی	۲۹-"-"	۲	۳۱-"-"	
۵	کٹک	۳۱-"-"	۲	۲-۴-۶۵	
۶	سسرتی پاڑ	۲-۴-۶۵	۱	۳-"-"	
۷	بھبنیشور	۳	۱	۴	
۸	خوردہ ٹاؤن	۴	۱	۵	
۹	کیرنگ	۵	۳	۸	
۱۰	نیا گڑھ	۸	۱	۹	
۱۱	کانکاگوڑا	۹	۲	۱۱	
۱۲	سرونیا گاؤں	۱۱	۱	۱۲	
۱۳	کٹک	۱۲	۱	۱۳	
۱۴	سونگھڑہ	۱۳	۳	۱۶	
۱۵	کیندرہ پاڑہ	۱۶	۱	۱۷	
۱۶	سولیکٹ	۱۷	۲	[illegible]	
۱۷	کرڈاپلی	۱۸	۲	۲۰	
۱۸	پنکال	۲۰	۲	۲۲	
۱۹	پوددھار	۲۲	۲	۲۴	
۲۰	کٹک	۲۴	۱	۲۵	
۲۱	رونڈکلہ	۲۵	۲	۲۷	
۲۲	کلکتہ	۲۷	۳	۳۰	